داتا حُضُور

اور اَدَب کی تعلیم

15-September-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

15 ستمبر 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

داتا حُضُور اور اَدَب کی تعلیم

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنے کا انعام

✿...اَدَب قُرْبِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے

✿...کیا شاہوں کے حُضُوریُوں بیٹھتے ہیں...؟

✿...اچھی صحبت بہت ضروری ہے

✿...مہمان نوازی کا ایک اَہَم ادب

پیشکش

اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

جنَّت کا اَنوکھا پَھل

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، مولائے کائنات، حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے جس کا پَھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زیادہ خُوشبُودار ہے۔ اس دَرخت کی شاخیں تر موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ لَایَاْکُلُ مِنْهَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَمِنَ الصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دَرخت کا پَھل صِرف وہی کھا سکے گا جو سرکارِ والا تَبار، حبیبِ پَرْوَرْدْگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پاک پڑھے گا۔ [1]

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنَّت کا | ہم مُفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیّتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ اچھی نیت بندے کو جنت

---

1 ...الحاوی للفتاوٰی للسیوطی، جلد:2، صفحہ:48۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:186۔

میں داخِل کروادیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنے کا انعام

تاجدارِ لاہور، شیخُ الْمَشَائِخ، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف میں اپنی زِندگی کا ایک انمول اور سبق آموز واقعہ لکھا ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے ایک مشکل پیش آئی، اس سے پہلے بھی مجھ پر ایسی ہی مشکل آئی تھی، اُس وقت میں حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضِر ہوا تھا، جس کی برکت سے میری مشکل حل ہو گئی تھی، اِس بار جب مشکل پیش آئی تو میں پھر سے حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُراَنْوار پر حاضِر ہوا، 3 ماہ تک مزار شریف پر حاضِر رہا، ہر روز 3 مرتبہ غسل 30 مرتبہ وُضُو کرتا (یعنی طہارت وپاکیزگی اور آداب کا مکمل خیال رکھتا) مگر میری مشکل حل نہ ہوئی (قُدرت کو یہی منظور تھا کہ اس بار مزارِ وَلی پر رہ کر نہیں بلکہ تجربے (**Experience**) اور مشاہدے کے ذریعے مشکل حل ہو)۔

فرماتے ہیں: جب پریشانی دُور نہ ہوئی تو میں نے خُراسان جانے کا ارادہ کر لیا، خُراسان جاتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں (**Village**) آیا، وہاں مجھے ایک خانقاہ نظر آئی۔

[1] ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

پہلے دَور میں اَوْلیائے کرام مدرسہ یا عبادت گاہ بناتے تھے، جہاں رہ کر اپنے مریدوں کی تربیت کیا کرتے تھے، شاید یہی وجہ تھی کہ داتا حُضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ رات گزارنے کے لئے اس خانقاہ میں تشریف لے گئے مگر یہاں معاملہ اُلٹ تھا، اس خانقاہ میں رہنے والے عُلَما اور عبادت گزار نہیں بلکہ جاہِل اور بداَخلاق (**Bad-manner**) تھے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام مُسَافِروں کی طرح میرے پاس سامان نہیں تھا، جسم پر کُھردَرَا لباس تھا، ہاتھ میں لاٹھی اور وُضُو کے لئے بَرتَن تھا، میری اس حالت کو دیکھ کر انہوں نے میرا مذاق اُڑایا، رات ہو چکی تھی اور وہاں رات گزارنا ضروری تھا، لہٰذا میں گنجائش نہ ہونے کے باوُجُود اس خانقاہ میں ٹھہر گیا، ان لوگوں نے مجھے نچلی منزل پر ٹھہرایا اور خُود بالاخانے میں چلے گئے، کھانے کا وقت ہوا تو انہوں نے مہمان نوازی کے آداب کا کچھ خیال نہ رکھا، مجھے پھپھوندی (**Fungus**) لگی ہوئی سُوکھی روٹی دی اور خود مُرَغَّن غذائیں کھاتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ مجھ پر آوازیں بھی کستے رہے، کھانے کے بعد انہوں نے خربوزے کھائے اور چھلکے مجھ پر پھینکے، غرض جتنا ہو سکا انہوں نے مجھے ستایا، میری تحقیر کی، میں صبر سے یہ سب برداشت کرتا رہا۔

بس اُن لوگوں کے اس رَوَیّے (**Behavior**) پر صبر ہی کی برکت سے اللہ پاک نے میری مشکل حل فرمادی۔ (1)

بنادو صبر و رِضا کا پیکر | بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نَرم ہی طبیعت | نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت (2)

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:100بتغیر۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:208۔

جاہلوں کی جہالت پر صبر بھی ایک ادب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! جاہلوں کی جہالت بھری باتوں پر صبر کرنا بھی آدابِ زِندگی میں سے ایک اَدَب ہے، ہمیں بہت مرتبہ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ جاتا ہے جو علم، اخلاق اور آدابِ زندگی سے کوسوں دور ہوتے ہیں، بالخصوص نیکی کی دعوت دینے والے مبلغین کو ایسوں سے بہت واسطہ پڑتا ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سیرتِ پاک سے دَرْس لیتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ایسے لوگوں کی باتوں، ان کی حرکتوں اور بُرے اَخْلاق پر صبر سے کام لیں، ان کی بُرائی کا جواب اچھائی سے دیں، یہ صبر بھی ایک نیکی ہے اور بہت مرتبہ اس صبر کی برکت سے بڑی بڑی مشکلات (**Difficulties**) حل ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پارہ:9، سورۂ اعراف:199)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں نبی کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو 3 باتوں کی ہدایت فرمائی گئی: (1): جو مُجْرِم معذرت طلب کرتا ہوا آپ کے پاس آئے، اس پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیجئے (2): اچھے اور مفید کام کرنے کا لوگوں کو حکم دیجئے (3): جاہل اور نا سمجھ لوگ آپ کو برا بھلا کہیں تو ان سے الجھئے نہیں بلکہ حِلْم (*Tolerance*) کا مظاہرہ فرمائیے۔[1]

تُو عَطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

---

1 … تفسیرِ صراط الجنان، پارہ، 9، سورۂ اعراف، تحت الآیۃ: 199، جلد: 3، صفحہ: 503۔

اللہ پاک ہمیں بھی ادب کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کم و بیش 400 ہجری کو دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ کا نامِ پاک: عَلِی اور والِد صاحب کا نام: عثمان ہے ❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ افغانستان کے علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس محلے میں رہتے تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ❁ آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ❁ ابتدا ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبَادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق (***Interest***) رکھنے والے تھے ❁ داتا حضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذر بائیجان، خُراسان اور تُرکستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اُس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِین سیکھا ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پیر صاحب شیخ ابو الحسن خُتَّلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار کافِروں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّ صغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ❁ پختہ قول کے مطابق آپ نے 465 سن ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی

کی نسبت سے لاہور کو مرکزُالْاَوْلیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔[1]

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کے لئے
ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دِن
ہو مِری اُمّید کا گلشن ہَرا داتا پیا[2]

کَشْفُ الْمَحْجُوب کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ماہِر عالِمِ دِین تھے، آپ نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں مگر افسوس! اب آپ کی کتابیں ملتی نہیں ہیں، آپ کی ایک زبردست کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب اب بھی مِل جاتی ہے، کَشْفُ الْمَحْجُوب اَصْل فارسی میں ہے، اُردو ترجمہ بھی بازار سے مِل جاتا ہے ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوب ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنیٰ ہے: کھولنا اور مَحْجُوب کا مطلب ہے: پَرْدے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُناہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجَاب کہتے ہیں، یُوں کَشْفُ الْمَحْجُوب کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتَاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جسے پِیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پیرِ کامِل مِل جائے گا۔[3]

کَشْفِ مَحْجُوب ہے فیضِ داتا حُضُور
کَشْفِ مَحْجُوب میں زِندگی کا سرور
اس کی عظمت میں بولے یہ خواجہ نِظام
ہے یہ رہبر سراپا، کرامت کا نُور

---

1 … تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ"۔
2 … وسائلِ بخشش، صفحہ: 534۔
3 … فیضانِ داتا علی ہجویری، صفحہ: 58۔

ہے یہ نُسخۂ نایاب دِل کے لئے | جو پڑھے دِل لگا کر، سمجھ کر اسے
پیرِ کامِل ملے، بند رَستے کھلے | گنج بخشی ہے اس کی یہ ظاہِر ظُہور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کشف المحجوب کے ایک باب کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کا ایک باب ہے: کَشْفِ حِجاب: آداب کا بیان۔ اس باب میں حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بنیادی طَور پر 3 چیزیں ذِکْر فرمائی ہیں: (1): اَدَب کسے کہتے ہیں؟ (2): اَدَب کی اَقْسَام (3): اور مختلف آدابِ زِندگی۔

آیئے! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کے اس باب سے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات اور چند نصیحتیں سُننے کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی محبّت اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(1): اَدَب کی اہمیّت

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام دِینی اور دُنیوی کاموں کا حُسْن اَدَب میں ہے، ہر شخص کے لئے اُس کے مقام کے مطابق علیحدہ آداب ہیں، مُرَوَّت، سُنّت اور عزّت کی حفاظت ادب ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

(پارہ:28، سورۂ تحریم:6)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 492 ملتقطاً۔

صحابیِٔ رسول، سُلطانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیْ فَقِّھُوْھُمْ وَاَدِّبُوْھُمْ یعنی اے ایمان والو! تم پر لازِم ہے کہ خُود کو بھی اور اپنے اَہْلِ خانہ (**Family**) کو بھی جہنّم کی آگ سے بچاؤ! اور یہ ہو گا کیسے؟ تم کس طرح خُود کو اور اَہْلِ خانہ کو اس آگ سے بچا سکتے ہو؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ خُود بھی دِین کی سمجھ حاصِل کرو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی دِین سکھاؤ! خُود بھی اَدَب (**Manner**) سیکھو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی آداب سکھاؤ...!![1]

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بچّے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھے آداب سکھائے۔[2]

جو ہے بااَدب وہ بڑا بانصیب اور | جو ہے بے اَدب وہ نہایت بُرا ہے[3]

اَدَب پہلا قرینہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب اَصْل بندگی ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب کوہِ طُور پر حاضِر ہوئے تو اللہ پاک نے آپ سے پہلا کلام یہ فرمایا:

اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ﴿۱۲﴾
(پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:12)

ترجمہ کنزُالایمان: بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

---

1 ...تفسیر قشیری، پارہ:28، سورۂ تحریم، تحت الآیۃ:6، جلد:3، صفحہ:334۔
2 ...شُعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، جلد:6، صفحہ:402، حدیث:8667 ملتقطاً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:454۔

مُفَسِّرِیْن کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نعلین شریف (یعنی جوتے مبارک) اُتارنے کا حکم دیا، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ بادشاہوں کے دربار میں جُوتے اُتار کر حاضِر ہونا اَدب ہے اور اللہ پاک تو اَحْکَمُ الْحاکِمِین ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خالقِ کائنات کے حُضُور حاضِر ہیں، وادی بھی مُقَدَّس ہے لہٰذا حکم ہوا کہ اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! اپنے رَبِّ کریم اور اس بابرکت وادی کے اَدَب میں نعلین شریف اُتار دیجئے!

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** اس سے اَدَب کی اہمیت (***Importance***) کا اندازہ لگائیے! معلوم ہوا: اَدَب بندگی کا پہلا قرینہ ہے، اسی کے ذریعے انسان بلند مقامات تک پہنچ پاتا ہے۔ حضرت جلال بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیمان کا تقاضا (***Requirements***) ہے کہ بندہ شریعت پر عَمَل کرے، لہٰذا جو شریعت نہیں جانتا وہ (کامل) اِیمان والا نہیں ہو سکتا اور شریعت اَدَب سکھاتی ہے، لہٰذا جو اَدَب نہیں جانتا، نہ اس کا اِیمان (کامِل) ہے، نہ وہ شریعت جانتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا اَدَبَ لَہٗ جو بااَدَب نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔[2]

اَدَب قُرْبِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے

شیخ یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَدَب کی برکت سے عِلْم کی سمجھ آتی ہے، عِلْم کی برکت سے عَمَل دُرُست ہوتا ہے، عَمَل دُرُست ہو جائے تو حکمت ملتی ہے، حکمت مِل جائے تو زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) مِل جاتی ہے، زُہد کی برکت سے آخرت کا شوق پیدا ہوتا ہے اور جس خوش نصیب کو آخرت کا شوق نصیب ہو جائے، اُسے اللہ پاک اپنے

1 ...رسالہ قشیریہ مترجم، ادب کا بیان، صفحہ: 494۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد: 28، صفحہ: 158۔

قُرب کی دولت عطا فرما دیتا ہے۔[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! اَدَب کیسی اعلیٰ چیز ہے، معلوم ہوا: جس کے پاس اَدَب ہے، وہ بہت خوش نصیب ہے کہ عِلْم کی دُرُست سمجھ اسی کو ملتی ہے جو اَدَب والا ہے، عَمَل اسی کا درست ہوتا ہے، جو ادب والا ہے، حکمت بھی اُسی کو ملتی ہے جو ادب والا ہے اور اللہ پاک کا قرب بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جسے اَدَب کی دولت نصیب ہوتی ہے اور جس بدنصیب کے پاس اَدَب نہیں، وہ بڑا مَحْرُوم ہے، وہ ہزاروں کتابیں بھی پڑھ لے پھر بھی درست عِلْم کی سمجھ سے مَحْرُوم رہتا ہے، ساری زِندگی عبادت میں گزارے، پھر بھی عَمَل کی دُرُستی سے مَحْرُوم رہتا ہے، نہ اسے حکمت ملتی ہے اور نہ اس پر قربِ اِلٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے	اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو[2]

اللہ پاک ہمیں اَدَب کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اَدَب کسے کہتے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب کسے کہتے ہیں؟ آئیے! یہ سیکھنے کے لئے بھی داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِری دیں، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام طَور پر اَدِیب (یعنی اَدَب والا) اُسے کہتے ہیں: جو لُغت کا ماہِر ہو (جیسے ہمارے ہاں عموماً شاعِر کو اَدِیب کہا جاتا ہے) مگر اَوْلیائے کرام کے ہاں اَدَب کا معنیٰ ہے: اَلْوَقُوفُ مَعَ الْمُسْتَحْسِنَاتِ

---

1 ...عوارف المعارف، صفحہ: 455۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 315۔

اچھائیوں پر مضبوطی سے قائِم رہنا۔[1] پَس وہ شخص جس میں نیک عادتیں جمع ہو جائیں، وہ اَدِیب (یعنی اَدَب والا) ہے۔

اَدَب کی اَقْسَام

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَدَب کی 3 قسمیں ہیں:

(1): آدابِ بندگی

پہلی قسم: اَلْاَدَبُ مَعَ الله یعنی اللہ پاک کا اَدَب۔ یہ سب سے پہلا اور ضروری ادب ہے کیونکہ ہم اس دُنیا میں کچھ بھی ہوں، سب سے پہلے ہم بندے ہیں، جو ڈاکٹر ہے، وہ ڈاکٹر بعد میں ہے، پہلے اللہ پاک کا بندہ ہے، جو عالِم ہے، وہ عالِم بعد میں بندہ پہلے ہے، جو انجینئر ہے، وہ انجینئر بعد میں، بندہ پہلے ہے، غرض ہم کوئی بھی ہیں، کچھ بھی ہیں، سب سے پہلے ہم بندے ہیں، پھر کچھ اور ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں **بندہ ہونے** کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

چند آدابِ بندگی

بندہ ہونے کے آداب بہت ہیں، امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آدَابُ الْعُبُوْدِیَّت کے نام سے پُوری کتاب لکھی ہے، اس میں بہت سارے آدابِ بندگی بیان فرمائے ہیں، مثلاً بندہ ہونے کا ایک اَدَب یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ اپنی تَوَجُّہ اللہ پاک کی طرف رکھے، نعمت ملے (مثلاً مال و دولت عطا ہو، اولاد ملے، خوشیاں نصیب ہوں، کوئی بھی نعمت ہو) اس نعمت کا ہو کر نہ رہ جائے، نعمت کے سبب غفلت میں نہ پڑے بلکہ ہر حال میں اللہ پاک کے حقوق ادا کرتا رہے، ہمیشہ اللہ پاک ہی کا طالِب رہے کہ سب نعمتوں کے خزانے اُسی رَبِّ کائنات کے دستِ قدرت

---

1 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 504۔

میں ہیں۔ بندہ ہمیشہ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہے ❁ اس کے ہر فیصلے کو دِل و جان سے قبول کرے ❁ جو عطا ہو، اسی پر خوش رہے ❁ غم ملے تو شکوہ نہ کرے ❁ خوشی نصیب ہو تو سرکش نہ بنے ❁ بَس اللہ پاک کی رِضا کا طلب گار رہے ❁ دُنیا میں کسی چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے ❁ یہ پختہ سوچ اپنائے کہ سب کچھ اللہ پاک کا ہے، وہی حقیقی مالِک ہے، میرے پاس جو کچھ ہے، اللہ پاک ہی کا ہے، اس نے اپنی رحمت سے مجھے عطا فرمایا ہے ❁ اپنی عبادات اور نیک کاموں کو ہمیشہ ناقِص سمجھے ❁ خود پسندی کا ہرگز شکار نہ ہو۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بندہ ہونے کے آداب میں سے ہے کہ جَلْوَت و خَلْوَت (یعنی لوگوں کے سامنے بھی اور تنہائی میں بھی، ہر حال میں) اللہ پاک کی بے حُرمتی (مثلاً گُناہ اور نافرمانی) سے بچتا رہے۔(1)

اللہ دیکھ رہا ہے

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مزید فرماتے ہیں: لوگوں کو چاہئے کہ بندگی کا سلیقہ حضرت زُلیخا رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا سے سیکھیں، توبہ کرنے اور ایمان لانے سے پہلے جب زلیخا بے راہ تھی، جب اس نے تنہائی میں حضرت یوسف عَلَیہِ السَّلام کو گُناہ کی دعوت دی، اس وقت کمرے میں ایک مُجَسَّمَہ تھا، زلیخا اسے اپنا خُدا مانتی تھی، چنانچہ زلیخا نے اس مجسمے پر کپڑا ڈال دیا اور کہا: میں اپنے مَعْبُود کا چہرہ ڈھانپ رہی ہوں تا کہ وہ مجھے نافرمانی کی حالت میں نہ دیکھے۔(2)

غور کیجئے! وہ بے جان مُجَسَّمَہ دیکھتا نہیں تھا، سنتا نہیں تھا مگر زلیخا اسے اپنا خُدا مانتی تھی، لہٰذا اس کا ادب کیا۔ ہمارا خُدا تو سچّا خُدا ہے، وہ دیکھتا بھی ہے، سنتا بھی ہے بلکہ دِلوں کا حال

1 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 493 بتغیر۔
2 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 494 بتغیر۔

بھی بخوبی جانتا ہے، اللہ پاک کائنات کے ذرے، ذرے کو دیکھ رہا ہے، پھر یہ کیسی بے ادبی ہو گی کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے اور بندہ گُناہ میں مُلَوَّث ہے...؟؟ اس لئے بندے کو چاہئے کہ اللہ پاک کے سامنے ہر گز گُناہ نہ کرے اور ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ پاک نہ دیکھتا ہو۔

جوں ہی گناہ کرنے لگوں، تیرے خوف سے | فوراً اُٹھوں میں تھرتھرا یا ربِّ مصطفےٰ
تیری خَشیّت اور ترے ڈر سے، خوف سے | ہر دم ہو دِل یہ کانپتا یا ربِّ مصطفےٰ(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمیشہ دوزانو بیٹھا کرتے

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے حُضُور ایسے رہے، جیسے شاہوں کے سامنے رہتے ہیں۔ حضرت حارِث مُحاسبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق آتا ہے، آپ نے 40 سال ایسے گزارے کہ دِن میں یا رات میں کبھی ٹیک لگا کر کمر سیدھی نہ کی، ہمیشہ دوزانو (یعنی جیسے نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں، ایسے) بیٹھا کرتے تھے، لوگوں سے فرمایا: میں رَبِّ کے حُضُور ایسے بیٹھتا ہوں، جیسے غُلام بیٹھتے ہیں، اس کے عِلاوہ کسی اور حالت پر بیٹھنے سے مجھے شرم آتی ہے۔(2)

کیا شاہوں کے حُضُور یُوں بیٹھتے ہیں...؟

حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بلند رُتبہ ولیِٔ کامِل ہوئے ہیں، آپ ایک رات بیٹھے درودِ پاک پڑھ رہے تھے، اسی دوران آپ نے پاؤں پھیلا لئے۔ جیسے ہی پاؤں پھیلائے، غیب

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:132۔
2...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:493بتغیر۔

سے آواز آئی: کیا بادشاہوں کے سامنے ایسے ہی بیٹھتے ہیں؟ بَس یہ سننا تھا کہ حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً پاؤں سمیٹ لئے۔ شیخ جنید بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت سِرِّی سقطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ 60 سال زِندہ رہے، آپ نے دِن میں یا رات میں کبھی کسی وقت پاؤں نہ پھیلائے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! یہ اللہ پاک کے نیک بندے ہیں، دیکھئے! یہ اللہ پاک کا کیسا کمال اَدَب ملحوظ رکھتے ہیں اور ایک ہم ہیں، اللہ پاک دیکھ رہا ہے، یہ جانتے ہوئے بھی گُناہوں سے باز نہیں آتے، ہمیں گُناہ کرتے لوگ نہ دیکھ لیں، اس بات کا تو ہم خیال کرتے ہیں مگر اللہ پاک دیکھ رہا ہے، اس بات کا لحاظ نہیں کرتے۔ کاش! ہم بندہ ہونے کے آداب سیکھ جائیں، ہم بہت کچھ ہیں، تاجر بھی، افسر بھی، ڈاکٹر بھی، انجینئر بھی، بہت کچھ ہیں کاش! ہم صحیح معنوں میں **اللہ پاک کے بندے** بھی بَن جائیں۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی! | مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی!
خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! | مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!

(2): اپنے آپ کا بھی ادب کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَدَب کی دوسری قسم ہے: اَدَبُ النَّفس یعنی اپنے آپ کا اَدَب کرنا۔ یہ کیسی نرالی بات ہے، آج تک یہی سنتے آئے ہیں کہ ہمیں دوسروں کا اَدَب کرنا چاہئے لیکن داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمارہے ہیں: دوسروں کا اَدَب تو کرنا ہی کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کا بھی ادب کرنا چاہئے۔ کیوں نہ ہو کہ ہمارا یہ جسم، ہماری جان، ہمارا

1 ...عوارف المعارف، صفحہ: 456۔

سب کچھ حقیقت میں ہمارا نہیں بلکہ اللہ پاک کا ہے، رَبِّ کائنات فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ (پارہ:11، سورۂ توبہ:111)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مؤمن کو چاہیئے کہ سمجھے کہ میں اور میرا مال رَبّ کریم کے ہاں فروخت ہو چکے، میری کوئی چیز اپنی نہیں، اپنے ہر عُضْو، ہر وَقْت اور ہر مال کو اللہ پاک کی مرضی کے مطابق صَرْف (یعنی استعمال) کرے، ورنہ خائِن (یعنی خیانت کرنے والا) ہو گا۔[1]

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا؛ ہماری جان اَصْل میں ہماری نہیں، رَبِّ کریم کی دِی ہوئی امانت ہے، اس لئے ہم پر لازِم ہے کہ اس امانت میں خیانت نہ کریں بلکہ اس امانت کا ادب بجالائیں۔

اپنی بے ادبی کی مثالیں

❁ خود کو ذِلَّت پر پیش کرنا ❁ اپنی ناقدری کرنا ❁ لوگ مذاق اُڑائیں، ایسے کام کرنا ❁ جسے دیکھ کر لوگ ہنسیں، ایسا حلیہ اپنانا ❁ جسم پر اُلٹے اُلٹے ٹَیٹُو (Tattoo) بنوانا ❁ اپنا حلیہ بگاڑنا یہ سب اپنی بے ادبی کی مثالیں ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے آپ کے ادب میں سے ہے کہ آدمی ہمیشہ سچ بولے (کہ جھوٹ بُرا ہے، لہٰذا جھوٹ بول کر اپنی زبان کو گندا کرنا خُود کی بے ادبی ہے)۔ مزید فرماتے ہیں: آدمی کو چاہیئے کہ کم کھائے تاکہ طہارت گاہ (یعنی بیتُ الخلا) میں زیادہ نہ جانا پڑے، اسی طرح پردے کے

1 ... تفسیر نعیمی، جلد:11، صفحہ:78 بتغیر۔

مقامات کو نہ دیکھے کہ اس میں بے شرمی ہے۔[1] امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی پر اپنی ذات کے آداب میں سے ہے کہ لباس کی پاکیزگی و صفائی (**Purity &Cleanliness**) کا خیال رکھے، مسواک کرنے کی عادت بنائے، ایسا لباس نہ پہنے جس کی وجہ سے لوگ اسے حقارت کی نظر سے دیکھیں، چلنے پھرنے میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے، گفتگو کے دوران بار بار تُھو تُھو نہ کرے اور گلیوں میں زیادہ نہ بیٹھا کرے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے پاکیزہ دِین اسلام کا کمال ہے کہ اس میں ہمیں ہماری ذات کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ان آداب کو اپنائیں، دوسروں کا بھی اَدَب کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ذات کا بھی اَدَب کیا کریں۔ جدید ماہِرینِ نفسیات کہتے ہیں: جو اپنا اَدَب نہیں کرتا، وہ دوسروں کا بھی اَدَب نہیں کر سکتا، لوگ ہمارے ظاہری حُلیے کو دیکھ کر ہماری شخصیت (**Personality**) کا پتا لگاتے ہیں، جو لوگ اپنی صحت کا، صفائی ستھرائی وغیرہ کا خیال نہیں رکھتے، انہیں انتہائی غیر ذِمَّہ دار اور سُست (**Lazy**) سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم خُود اپنی ذات کی قَدْر کریں، ایسا حلیہ یا ایسے انداز نہ اپنائیں کہ لوگ ہم سے گِھن کھانے لگیں بلکہ صاف ستھرے رہیں، اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): مختلف آدابِ زِندگی

داتا حُضُور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَدَب کی تیسری قسم یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ملنے جُلنے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے آداب کا خیال رکھا جائے۔

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:495 بتغیر۔

2 ...آدابِ دین، صفحہ:47-48 بتغیر۔

اس مقام پر داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ نے مختلف آدابِ زِندگی بیان فرمائے ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک سنتے ہیں:

اچھی صحبت بہت ضروری ہے

لوگوں کے ساتھ میل جول اور تعلق رکھنے کے متعلق سب سے اَہَم یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ نیک صحبت اختیار کرے، بُری صحبت سے ہر دَم بچتا رہے۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نفس کی عادَت ہے کہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے، جس قسم کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، انہیں کی عادات اختیار کر لیتا ہے، اسی لئے مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) سب سے پہلے دوستی کے حقوق پر تَوَجُّہ دیتے اور مریدوں کو اسی کی ترغیب دلاتے ہیں، یہاں تک کہ مشائخ کے ہاں دوستی کے آداب سیکھنا اور ان پر عَمَل کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔[1]

حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّجُلُ عَلٰی دِيْنِ خَلِيْلِهٖ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔[2]

اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے...؟؟

کَشْفُ الْمَحْجُوب میں حضور داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک شخص دورانِ طواف صِرف یہی دُعا کر رہا تھا: اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اِخْوَانِیْ اے اللہ پاک! میرے دوستوں کو نیک بنا دے۔ کسی نے پوچھا: اس مقام پر تم اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ صِرف دوستوں کے لئے ہی

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:499بتغیر۔
2 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:566، حدیث:2378۔

کیوں دُعا کر رہے ہو؟ اُس شخص نے بہت کمال جواب دیا، کہا: میں نے واپَس اپنے دوستوں کے پاس ہی جانا ہے، اگر وہ نیک ہوئے تو میں نیک بن جاؤں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو ان کی خرابی مجھے بھی پہنچ کر رہے گی، لہٰذا میں اپنے دوستوں کے لئے دُعا کر رہا ہوں۔ (1)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی!
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی! (2)

دوستی اور بھائی چارے کا ایک بنیادی اَدَب

دوستی اور بھائی چارے (**Brotherhood**) کا بنیادی اَدَب یہ ہے کہ آدمی صِرف و صِرف دِینی فائدہ کو ملحوظ رکھے۔ چنانچہ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص کی رفاقت تمہیں دِینی فائدہ نہ پہنچائے، اس کی صحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ رہ سکو!

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری صحبت یا تو اپنے سے بڑے اور اچھے کے ساتھ ہوگی یا اپنے سے کمتر کے ساتھ۔ اگر اپنے سے بڑے اور اچھے کی رفاقت اختیار کروگے تو اس سے تمہیں دینی و دنیوی فائدہ پہنچے گا اور اگر اپنے سے کمتر کے ساتھ بیٹھوگے تو تم سے اس کو دین کا فائدہ پہنچے گا، وہ تم سے دِین سیکھے گا، اچھی باتیں حاصِل کرے گا۔ (3)

دوستی و بھائی چارے کے مزید آداب

❁ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش

(1)...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 499 بتغیر۔
(2)...وسائل بخشش، صفحہ: 105۔
(3)...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 497 بتغیر۔

آئے: اللہ پاک قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ (پارہ:26، سورۂ حجرات:10)

ترجمۂ کنزُالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔

معلوم ہوا سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے سے نرمی و مہربانی سے پیش آئیں، کوئی بھی کسی کا دِل نہ دُکھائے ❀ مسلمانوں کو سلام کرے ❀ مجلس میں ان کے لئے جگہ کشادہ کرے ❀ ہر ایک کو اچھے نام سے پُکارا کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: 3 چیزیں مسلمان بھائیوں میں محبّت بڑھاتی ہیں: (1): جب ملاقات ہو سلام کرنا (2): مجلس میں جگہ کشادہ کرنا (3): پیارے نام سے پُکارنا۔[1]

❀ دوستی اور بھائی چارے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ محض رضائے اِلٰہی کے لئے تعلق رکھے، کسی کے ساتھ بھی ذاتی غرض کی بنا پر تعلق نہ رکھے۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شیخُ المشائخ حضرت ابو قاسِم گُرگانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: صحبت کی شرط کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ بندہ اپنی خوشی نہ چاہے۔ مسلمان بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ تعلق میں سب سے بڑی آفت یہی ہے کہ ہر ایک اپنی خوشی چاہتا ہے۔[2]

❀ مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے سے بڑوں کا ادب کرے، اپنی عمر والوں کے ساتھ عمدہ سلوک سے پیش آئے، بچوں پر شفقت کرے، بڑے بوڑھوں کو باپ دادا کی جگہ، اپنی عمر والوں کو بھائیوں کی جگہ اور بچوں کو اولاد کی جگہ سمجھے ❀ کسی سے حَسَد نہ کرے ❀ کسی کے متعلق دِل میں بغض و

---

1 ... معجم الاوسط، جلد:6، صفحہ:163، حدیث:8369۔
2 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:502 بتغیر۔

کینہ (یعنی پوشیدہ دُشمنی) نہ رکھے ❁ سب کو نیکی کی دعوت دیتا رہے ❁ بات بات پر کبیدہ خاطِر (یعنی ناراض) نہ ہو۔ (1)

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جابجا | سُنّتیں عام کرتا رہوں جابجا (2)

مہمان نوازی کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی مُسَافِر آئے تو خُوش ہو، اس کا احترام بجالائے، عزّت و تعظیم سے اس کا خیر مَقْدَم کرے۔ اللہ پاک کے نبی، حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے، ایک مرتبہ کچھ فرشتے انسانی شکل میں آپ کے ہاں آئے، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے انہیں پہچانا نہیں، پھر بھی ان کا خیر مَقْدَم (**Welcome**) کیا، انہیں بٹھایا، فوراً کھانا تیار کروایا، اور مہمانوں کو پیش کیا، آنے والے مہمان تو فرشتے تھے اور فرشتے کھاتے پیتے نہیں ہیں، جب فرشتوں نے کھانا نہ کھایا، تب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے ہیں؛ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اس واقعہ کو یُوں بیان فرمایا ہے:

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾ (پارہ:12، سورۂ ھود:69)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا تو ابراہیم نے سلام کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مہمانوں سے یہ بھی نہ پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ کہاں جارہے ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ بَس فوراً مہمان

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 501-502 بتغیر۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 502۔

نوازی میں مَصرُوف ہو گئے۔[1]

ہمیں بھی چاہئے کہ مہمانوں کے ساتھ ایسا رویّہ (**Behavior**) اختیار کریں، ہمارے عزیز رشتے دار مہمان بَن کر آئیں، ان کی تو مہمان نوازی کرتے ہی ہیں، اگر کوئی انجان آجائے تو اس کی خاطِر مدارت میں کوتاہی نہ کی جائے۔

مہمان نوازی کے مزید آداب بیان کرتے ہوئے داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر مہمان خَلْوَت (یعنی تنہائی) پسند کرتا ہو تو میزبان اسے تنہا کر دے ورنہ اس کے ساتھ بیٹھے، اس کے ساتھ باتیں کرے۔[2]

مہمان نوازی کا ایک اَہَم ادب

داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ مہمان کو اپنے شہر کے بزرگوں، نیک لوگوں سے ملاقات کے لئے لے کر جائے۔[3]

اللہ اکبر! یہ اَدَب تو شاید ہی ہمارے ہاں ملحوظ رکھا جاتا ہو، ہمارے ہاں مہمان آتے ہیں تو انہیں پارکوں کی سیر کروائی جاتی ہے، مختلف تفریح گاہوں، ہوٹلوں میں لے جایا جاتا ہے، شہر کے نیک لوگ، بزرگ، عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام کا ہمیں خُود پتا ہو، ہم ان سے رابطہ رکھتے ہوں، یہ بھی بہت مشکل بات ہے، مہمان کی تو کیا ان سے ملاقات کروائیں گے؟ کاش! ہم دِین پسند مسلمان بن جائیں۔ دِینی باتوں، دِینی لوگوں، دِین جاننے والوں کی معلومات بھی رکھیں، ان سے رابطے میں بھی رہیں، خُود بھی ان کی خِدمت میں حاضِر

1 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 505 بتغیر۔
2 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 505 بتغیر۔
3 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 506 بتغیر۔

ہوتے رہا کریں اور زہے نصیب! مہمان آئیں تو انہیں بھی زیارت کے لئے لے جایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

سَفَر کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کو چاہئے ہمیشہ اللہ پاک کی رضا کے لئے ہی سَفَر کرے، کسی نفسانی خواہش کے تحت سفر نہ کرے (مثلاً تجارت وغیرہ کے لئے سَفَر کرنا ہو تو اس کے لئے اچھی اچھی نیّتیں کر لی جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! یہ سَفَر بھی ثواب کا ذریعہ بَن جائے گا)۔

✿ سَفَر کے آداب میں سے ہے کہ جیسے ظاہِر میں سَفَر اختیار کیا ہے، ایسے ہی باطِن میں مُسَافِر بنے (یعنی ظاہِر میں گھر بار چھوڑ رہا ہے تو نفسانی خواہشات کو بھی تَرک کرے)۔[1]

✿ سَفَر میں جائے نماز اور وُضُو کا سامان ساتھ رکھے، اسی طرح سُنّت پر عَمَل کی نیّت سے کنگھا، ناخُن تراش، سُرمہ وغیرہ سامان بھی ساتھ رکھ لے۔[2]

✿ ہر مُسَافِر پر لازم ہے کہ ہمیشہ سُنّت کی حفاظت کرے، کسی کے ہاں جائے تو اس کا احترام کرے، اسے سلام کرے، میزبان کی کسی حالت پر اعتراض نہ کرے، اپنے سَفَر کی سختیاں بیان نہ کرے، علمیت نہ جتلائے، دورانِ سَفَر جاہِلوں اور غیر مہذب (**Uncivilized**) لوگوں سے واسطہ پڑے تو برداشت کرے، اللہ پاک کی رضا کے لئے ان کی زیادتیوں پر صبر کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔[3]

بنادو صبر و رِضا کا پیکر | بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور

---

1 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 509 بتغیر۔
2 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 510 بتغیر۔
3 … کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 511-512 بتغیر۔

رہے سدا نَرم ہی طبیعت | نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت[1]

کھانے پینے کے آداب

داتا حُضور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو غِذا کے بغیر گزارہ نہیں، البتہ غِذا کے استعمال میں شرطِ اَدَب یہ ہے کہ کھانے پینے میں مبالغہ نہ کرے (یعنی بہت ڈَٹ کرنہ کھائے) کہ جو صرف پیٹ بھرنے ہی کی فِکْر میں رہتا ہے، اس کی قدر و قیمت (**Value**) وہی ہے جو پیٹ سے نکلتا ہے۔[2] حضرتِ بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ بھوکا رہنے کی اتنی زیادہ تاکید کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہر گز خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا، اگر قارون بھوکا رہتا تو سرکشی نہ کرتا۔[3]

✿ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اکیلا نہ کھائے، جو کھائے دوسروں کو بھی کھانے میں شریک کرے ✿ دستر خوان پر خاموش نہ بیٹھے (بلکہ موقع کی مناسبت سے اچھی اچھی باتیں کرتا رہے) ✿ بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے ✿ کھانا، پانی یا برتن وغیرہ رکھنے اُٹھانے میں تہذیب کا خیال رکھے، ایسا انداز نہ اپنائے کہ لوگ ناپسند کریں ✿ پہلا لقمہ نمکین غذا کا لے ✿ دستر خوان پر بیٹھے ہوؤں پر ایثار کرے ✿ سیدھے ہاتھ سے کھائے ✿ دوسروں کے لقمے نہ تاڑے ✿ لقمے چھوٹے لے اور خوب چبائے ✿ کھانے میں جلدی نہ کرے کہ اس سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے اور یہ سُنّت کے بھی خِلاف ہے ✿ کھانے سے فارغ ہو کر اللہ پاک کا شکر بجالائے۔[4]

---

1 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 208۔
2 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 512بتغیر۔
3 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 513بتغیر۔
4 …کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 514بتغیر۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے کیسے پیارے پیارے آداب سکھائے ہیں، یہاں ایک بات پر تَوَجُّہ دیجئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کِتَاب ہے: کَشْفُ الْمَحْجُوب۔ آپ نے یہ کتاب تَصَوُّف کی باریکیاں بتانے، دِل سے غفلت کے پردے ہٹانے، دِل کو نورانی بنانے اور اللہ پاک کی معرفت حاصِل کرنے کے طریقے بتانے کے لئے لکھی ہے اور اسی کتاب میں آپ نے یہ آدابِ زندگی بیان فرمائے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ آداب کتنے اَہَم ہیں، ان پر عَمَل کی برکت سے دِل پاک ہوتا ہے، باطِن نکھرتا ہے، دِل میں نُورِ ایمان اُترتا اور روشنی پھیلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان آداب کی اہمیت کو سمجھیں، رَبِّ کائنات کی پاک بارگاہ کا بھی خُوب ادب بجالائیں، اپنی ذات کے آداب کا بھی خیال رکھیں، مسلمانوں کا ادب کریں، دوستوں کا ادب کریں، کھانے، پینے، چلنے پھرنے وغیرہ کے آداب کا بھی لحاظ رکھیں۔

با ادب با نصیب	بے ادب بے نصیب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: چوک دَرْس

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی ایسی ہی پیاری پیاری باتیں، سنتیں اور آداب بتانے، سکھانے اور دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت کا ڈنکا بجانے والی تحریک ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: چوک درس۔

الحمد للّٰہ! دعوتِ اسلامی والے مَسجِدوں میں تو دَرْس دیتے ہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چوک، بازار، سکول کالج وغیرہ میں بھی دَرْس دیتے، نیکی کی دَعْوت کو عام کرتے اور سُنّتوں کا ڈنکا بجاتے ہیں۔

گُناہوں سے توبہ نصیب ہو گئی

لانڈھی (کراچی پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک ویڈیو سنٹر کے باہَر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر مستقل مزاجی سے چوک دَرْس دیا کرتے تھے، وہ اسلامی بھائی اس ویڈیو سنٹر کے مالِک کو بھی درس میں شرکت کی دعوت دیتے رہتے مگر وہ روزانہ ہی مَصرُوفیت کا کہہ کر مَعْذرت کرلیتا تھا، آخر ایک دِن ویڈیو سنٹر کے مالِک نے بھی دَرْس میں شرکت کر ہی لی، جب مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دَرْس شروع کیا تو خوفِ خُدا اَور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے بھرپُور الفاظ تاثیر کا تِیر بَن کر اُس کے دِل میں پیوست ہو گئے، غفلت کے پردے ہٹ گئے اور چوک دَرْس کی برکت سے ویڈیو سنٹر کے مالِک پر فِکْرِ آخرت غالِب آگئی۔ دَرْس کے بعد اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجْتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ ہفتہ وار اِجْتِماع میں شرکت کرنے لگے، آہستہ آہستہ اُن میں تبدیلی آنا شروع ہوئی، آخر ویڈیو سنٹر کے مالِک نے تمام گُناہوں سے توبہ کی، گُناہوں بھرا کاروبار یعنی ویڈیو سنٹر بھی بند کر دیا۔ یُوں الحمد للّٰہ! گُناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا مسلمان چوک دَرْس کی برکت سے نیک رستے کا مُسَافِر بن گیا۔ [1]

---

1 ...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟، صفحہ:5۔

اسی ماحول نے ادنٰی سے اعلٰی کر دیا دیکھو | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاء اہلسنت اپیلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے۔ دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپیلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: Darul Ifta Ahlesunnat (دار الافتاء اہلسنت)۔

اس اپیلی کیشن میں مختلف موضوعات پر فتاویٰ جات آڈِیو، ویڈِیو (Audio & Video) اور ٹیکسٹ (Text) کی صُورت میں موجود ہیں۔ آپ بھی یہ موبائل اپیلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

مُعَانَقَہ کرنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم**:** جس کا کوئی بھائی ہو اسے چاہیئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! گلے ملنے کو مُعَانَقہ کہتے ہیں اور مُعَانقہ سُنَّتِ مصطفےٰ ہے۔ ❁ **مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح** میں ہے: خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنّت ہے[2] پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کئی مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر شفقت فرماتے ہوئے انہیں مُعَانقہ کا شَرَف بخشا کرتے تھے۔ مثلاً ❁ خیبر کے موقع پر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو سینے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ بھی دیا۔[3] ❁ ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو بُلایا، جب وہ حاضر ہوئے تو شفقت فرماتے ہوئے انہیں گلے سے لگا لیا۔[4]

اے عاشقانِ رسول! مُعانقہ یعنی گلے ملنا سُنّت ہے، البتہ اَمْرَد یعنی چھوٹے نابالغ بچوں سے گلے ملنے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے کہ اس میں گُناہوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں سُنَّتوں کا پیروکار بنائے۔

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک

1... کنزُ العُمّال، کتاب: الفضائل، جلد:7، جز:13، صفحہ:26، حدیث:36235۔
2... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:359۔
3... ابو داوٗد، کتاب: الادب، باب: قبلۃ ما بین العینین، صفحہ:813، حدیث:5220۔
4... ابو داوٗد، کتاب: الادب، باب: قبلۃ ما بین العینین، صفحہ:812، حدیث:5214 خلاصۃً۔

ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادَگی چاہیے، عاجِزی چاہیے | لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشِقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول | دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام علیھم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
4 ...قَوْلُ البَدِیع، بابِ اَوَّل، صفحہ: 125۔

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔(3)

---

1 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْرِ والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
2 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
3 ...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔